روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 17 / اکتوبر 2011ء 18 ذیقعد 1432 ہجری 17 / اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 237

پہلی صف میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اگر لوگ جانتے کہ پہلی صف کا کیا ثواب ہے تو وہ اس میں جگہ پانے کے لئے قرعہ اندازی کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الصف الاول حدیث نمبر 679)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہزار ہا جاہل اپنے چندروزہ خشوع اور وجد اور گریہ وزاری پر خوش ہو کر خیال کرتے ہیں کہ ہم ولی ہو گئے غوث ہو گئے قطب ہو گئے اور ابدال میں داخل ہو گئے اور خدا رسیدہ ہو گئے حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں ہنوز ایک نطفہ ہے۔ ابھی تو نام خدا ہے غنچہ صبا تو چھو بھی نہیں گئی ہے۔ افسوس کہ انہیں خام خیالیوں سے ایک دنیا ہلاک ہو گئی۔ اور یاد رہے کہ یہ روحانی حالت کا پہلا مرتبہ جو حالتِ خشوع ہے طرح طرح کے اسباب سے ضائع ہو سکتا ہے جیسا کہ نطفہ جو جسمانی حالت کا پہلا مرتبہ ہے انواع واقسام کے حوادث سے تلف ہو سکتا ہے منجملہ ان کے ذاتی نقص بھی ہے۔ مثلاً اس خشوع میں کوئی مشرکانہ ملونی ہے یا کسی بدعت کی آمیزش ہے یا اور لغویات کا ساتھ اشتراک ہے۔ مثلاً نفسانی خواہشیں اور نفسانی ناپاک جذبات بجائے خود زور مار رہے ہیں۔ یا سفلی تعلقات نے دل کو پکڑ رکھا ہے یا جیفہ دنیا کی لغو خواہشوں نے زیر کر دیا ہے۔ پس ان تمام ناپاک عوارض کے ساتھ حالت خشوع اس لائق نہیں ٹھہرتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ جائے۔ جیسا کہ اس نطفہ سے رحم تعلق نہیں پکڑ سکتا جو اپنے اندر کسی قسم کا نقص رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو جوگیوں کی حالت خشوع اور عیسائی پادریوں کی حالت انکسار ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور گو وہ سوز وگداز میں اس قدر ترقی کریں کہ اپنے جسم کو بھی ساتھ ہی استخوان بے پوست کر دیں تب بھی رحیم خدا ان سے تعلق نہیں کرتا۔ کیونکہ ان کی حالت خشوع میں ایک ذاتی نقص ہے اور ایسا ہی وہ بدعتی فقیر اسلام کے جو قرآن شریف کی پیروی چھوڑ کر ہزاروں بدعات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بھنگ، چرس اور شراب پینے سے بھی شرم نہیں کرتے اور دوسرے فسق وفجور بھی ان کیلئے شیر مادر ہوتے ہیں چونکہ وہ ایسی حالت رکھتے ہیں کہ رحیم خدا سے اور اس کے تعلق سے کچھ مناسبت نہیں رکھتے بلکہ رحیم خدا کے نزدیک وہ تمام حالتیں مکروہ ہیں اس لئے وہ باوجود اپنے طور کے وجد اور رقص اور اشعار خوانی اور سرود وغیرہ کے رحیم خدا کے تعلق سے سخت بے نصیب ہوتے ہیں اور اس نطفہ کی طرح ہوتے ہیں جو آتشک کی بیماری یا جذام کے عارضہ سے جل جائے اور اس قابل نہ رہے کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے۔ پس رحم اور رحیم کا تعلق یا عدم تعلق ایک ہی بناء پر ہے صرف روحانی اور جسمانی عوارض کا فرق ہے۔ اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی عوارض کی رو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت خشوع جو نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے عوارض ذاتیہ کی وجہ سے جیسے تکبر اور عجب اور ریا یا اور کسی قسم کی ضلالت کی وجہ سے یا شرک سے اس لائق نہیں رہتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے۔

(براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 191)

نمایاں کامیابی

مکرمہ ڈاکٹر شفقت طاہر صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی عزیزہ سدرہ وسیم بنت مکرم رفعت وسیم احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور حال کینیڈا نے O لیول کے امتحان 2011ء میں سٹریٹ (10 A's) حاصل کئے ہیں جن میں سے AStars 9 ہیں۔ بچی کا تعلیمی کیریئر شروع سے ہی شاندار رہا ہے اور اس نے لاہور گرائمر سکول میں پہلی جماعت سے ہی ہر سال بہترین طالبہ کا اعزاز حاصل کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو مزید کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

خالی آسامیاں

درج ذیل آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

- گائناکالوجسٹ (لیڈی ڈاکٹر)
- گائنی رجسٹرار (لیڈی ڈاکٹر)
- میڈیکل/سرجیکل رجسٹرار، انستھیٹسٹ / انستھیٹک رجسٹرار
- آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ
- لیبارٹری اسسٹنٹ

کوالیفائیڈ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب/ امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ 047-6215646 پر کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

اولاد خدمت کے باوجود والدین کا احسان نہیں اتار سکتی

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 16؍جنوری 2004ء میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 24-25 کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکیں۔ یا شرک کی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ ہر بات میں ان کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور یہ حکم اس لئے ہے کہ جو خدمت انہوں نے بچپن میں ہماری کی ہے اس کا بدلہ تو ہم نہیں اتار سکتے۔ اس لئے یہ حکم ہے کہ ان کی خدمت کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور بڑھاپے کی اس عمر میں بھی ان کو ہماری طرف سے کسی قسم کا کبھی کوئی دکھ نہ پہنچے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدمت اور دعا کے باوجود یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ان کی بہت خدمت کر لی اور ان کا حق ادا ہو گیا۔ اس کے باوجود بچے جو ہیں اس قابل نہیں کہ والدین کا وہ احسان اتار سکیں جو انہوں نے بچپن میں ان پر کیا۔

.................اس آیت میں سب سے پہلے یہ بات بیان فرمائی کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور وہ خدا جس نے تمہیں اس دنیا میں بھیجا اور تمہیں بھیجنے سے پہلے قسما قسم کی تمہاری ضروریات کا خیال رکھا اور اس کا انتظام بھی کر دیا۔ اور پھر یہ کہ اس کی عبادت کرکے اور اس کا شکر ادا کرکے تم اس کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے اور سب سے بڑا فضل جو اس نے ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ تمہیں ماں باپ دئے جنہوں نے تمہاری پرورش کی، بچپن میں تمہاری بے انتہاء خدمت کی، راتوں کو جاگ جاگ کر تمہیں اپنے سینے سے لگایا۔ تمہاری بیماری اور بے چینی میں تمہاری ماں نے بے چینی اور کرب کی راتیں گزاریں، اپنی نیندوں کو قربان کیا، تمہاری گندگیوں کو صاف کیا۔ غرض کہ کون سی خدمت اور قربانی ہے جو تمہاری ماں نے تمہارے لئے نہیں کی۔ اس لئے آج جب ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تم منہ پرے کرکے گزر نہ جاؤ، اپنی دنیا الگ نہ بساؤ اور یہ نہ ہو کہ تم ان کی فکر تک نہ کرو۔ اور اگر وہ اپنی ضرورت کے لئے تمہیں کہیں تو تم انہیں جھڑکنے لگ جاؤ۔ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ وقت یاد کرو جب تمہاری ماں نے تکالیف اٹھا کر تمہاری پیدائش کے تمام مراحل طے کئے۔ پھر جب تم کسی قسم کی کوئی طاقت نہ رکھتے تھے، تمہیں پالا پوسا، تمہاری جائز و ناجائز ضرورت کو پورا کیا۔ اور آج اگر وہ ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں جہاں انہیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے جو ایک لحاظ سے ان کی اب بچپن کی عمر ہے، کیونکہ بڑھاپے کی عمر بھی بچپن سے مشابہ ہی ہے۔ ان کو تمہارے سہارے کی ضرورت ہے۔ تو تم یہ کہہ دو کہ نہیں، ہم تو اپنے بیوی بچوں میں مگن ہیں ہم خدمت نہیں کر سکتے۔ اگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے کچھ ایسے الفاظ کہہ دیں جو تمہیں ناپسند ہوں تو تم انہیں ڈانٹنے لگ جاؤ، یا مارنے تک سے گریز نہ کرو۔ بعض لوگ اپنے ماں باپ پر ہاتھ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ مَیں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے، بہت ہی بھیانک نظارہ ہوتا ہے۔ اُف نہ کرنے کا مطلب یہی ہے کہ تمہاری مرضی کی بات نہ ہو بلکہ تمہارے مخالف بات ہو تب بھی تم نے اُف نہیں کرنا۔ اگر ماں باپ ہر وقت پیار کرتے رہیں، ہر بات مانیں، ہر وقت تمہاری بلائیں لیتے رہیں، لاڈ پیار کرتے رہیں پھر تو ظاہر ہے کوئی اُف نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تمہاری مرضی کے خلاف باتیں ہوں تب بھی نرمی سے، عزت سے، احترام سے پیش آنا ہے۔ اور نہ صرف نرمی اور عزت و احترام سے پیش آنا ہے بلکہ ان کی خدمت بھی کرنی ہے۔ اور اتنی پیار، محبت اور عاجزی سے ان کی خدمت کرنی ہے جیسی کہ کوئی خدمت کرنے والا کر سکتا ہو۔ اور سب سے زیادہ خدمت کی مثال اگر دنیا میں موجود ہے تو وہ ماں کی بچے کے لئے خدمت ہی ہے۔ اب یہاں رہنے والے، مغرب کی سوچ رکھنے والے، بلکہ ہمارے ملکوں میں بھی، برصغیر میں بھی، بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ماں باپ کی خدمت نہیں کر سکتے، ایک بوجھ سمجھتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں کہ جماعت ایسے بوڑھوں کے مراکز کھولے جہاں یہ بوڑھے داخل کروا دئے جائیں کیونکہ ہم تو کام کرتے ہیں، بیوی بھی کام کرتی ہے، بچے اسکول چلے جاتے ہیں اور جب گھر آتے ہیں تو بوڑھے والدین کی وجہ سے ڈسٹرب (Disturb) ہوتے ہیں، اس لئے سنبھالنا مشکل ہے۔ کچھ خوف خدا کرنا چاہئے۔ قرآن تو کہتا ہے کہ ان کی عزت کرو، ان کا احترام کرو اور اس عمر میں اُن پر رحم کے پر جھکا دو۔ جس طرح بچپن میں انہوں نے ہر مصیبت جھیل کر تمہیں اپنے پروں میں لپیٹے رکھا۔ تمہیں اگر کسی نے کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو مائیں شیرنی کی طرح جھپٹ پڑتی تھیں۔ اب ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو کہتے ہو کہ ان کو جماعت سنبھالے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنبھالتی ہے لیکن ایسے بوڑھوں کو جن کی اولاد نہ ہو یا جن کے کوئی اور عزیز رشتہ دار نہ ہوں۔ لیکن جن کے اپنے بچے سنبھالنے والے موجود ہوں تو بچوں کا فرض ہے کہ والدین کو سنبھالیں۔ تو ایسی سوچ رکھنے والوں کو اپنی طبیعتوں کو، اپنی سوچوں کو تبدیل کرنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 8 جون 2004ء)

تعارف کتب

کراچی ۔ تاریخ احمدیت

- شائع کردہ: جماعت احمدیہ کراچی
- مؤلفین: بشیرالدین عباسی۔ امتیاز بن اشفاق حسین
- ضخامت جلد اوّل: 722 صفحات
- ضخامت جلد دوم: 745 صفحات

آغاز احمدیت سے 2010ء تک کے عرصہ پر محیط جماعت احمدیہ کراچی کی تاریخ احمدیت آخر کار منظر عام پر آگئی ہے۔ یہ کراچی کے حالات و واقعات اور شخصیات کے تعارف پر مشتمل دو ضخیم جلدوں پر محیط ہے جن کے کل 1467 صفحات ہیں۔ آغاز تاریخ کراچی کے ضمن میں پہلے باب میں لکھا ہے کہ یہ بات حتمی طور پر تو نہیں کہی جا سکتی کہ کراچی کے ابتدائی احمدی کون تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ سے یہ انکشاف ہوا کہ حضرت شیخ عبدالحق صاحب ایک بزرگ ایسے تھے جو کرانچی والا کہلاتے تھے لیکن آپ کا اصل تعلق لدھیانہ سے تھا لیکن کیونکہ آپ ملازمت پیشہ تھے اس لئے آپ ملازمت کے سلسلہ میں کراچی بھی آئے ہوں گے ان کے علاوہ ستمبر 1894ء میں حضرت نور احمد صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود جن کا کپڑے کا کاروبار سندھ اور کراچی تک پھیلا ہوا تھا، سندھ کا دورہ کرتے ہوئے کراچی بھی تشریف لے آئے۔ اور پھر مختلف ادوار میں رفقاء حضرت مسیح موعود کراچی تشریف لاتے رہے۔ حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان قائم فرمائی تھی۔ جب کہ جماعتوں میں اس کے ماتحت نظام کا قیام 1907ء میں عمل آیا۔ اور مختلف جگہوں پر احمدی انجمنیں قائم ہونے لگیں تو کراچی میں بھی 1907ء میں ہی احمدیہ انجمن قائم ہوگئی۔

زندہ جماعتیں اپنے اسلاف اور تاریخ کو فراموش نہیں کرتیں۔ کراچی کی تاریخ کو محفوظ کرنا اور آنے والی نسل تک اپنے بزرگان کے کارہائے نمایاں، خدمات اور محنتوں کے واقعات پہنچانا ایک عظیم کام ہے اور کراچی کی جماعت کو یہ توفیق حاصل ہوئی ہے کہ ایک لمبا عرصہ محنت کے بعد تاریخ محفوظ کرنے کا بہت عمدہ کام کیا۔ پہلی جلد کو پانچ ابواب میں باندھا گیا ہے۔ جن میں تفصیلی ذیلی سرخیاں بنا کر تاریخی واقعات و حقائق جمع کیے گئے ہیں۔ ان پانچ ابواب میں آغاز احمدیت تا قیام پاکستان 1947ء تا 1957ء - 1958ء تا 1967ء - 1968ء تا 1977ء اور 1978ء تا 1987ء تک کا عرصہ قلمبند کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری جلد کے ابواب بھی پانچ ہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1988ء تا 1997ء - 1998ء تا 2010ء ضمیمہ جات اور شخصیات۔ آخری دو ابواب میں کراچی میں خدمت کرنے والے احباب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں رفقاء حضرت مسیح موعود، علماء، بزرگان، واقفین زندگی، مربیان اور جماعت احمدیہ کراچی کے خدمت کرنے والے احباب شامل ہیں۔ ان دو جلدوں میں 126 صفحات پر مشتمل آرٹ پیپر پر بلیک اینڈ وائٹ اور رنگین تصاویر خوبصورتی میں اضافہ اور تاریخی حقائق کو مزید ثقہ بنا رہی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخ احمدیت کی اشاعت کے موقع پر ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے جو پہلی جلد کے آغاز میں آویزاں کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس پیغام میں فرماتے ہیں۔

کراچی جماعت پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہر دور اور حالات میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کراچی کے دورے حضور کے سندھ جانے کی وجہ سے بھی ہوتے رہے اور کراچی جماعت کی تربیت میں ان دوروں نے اہم کردار ادا کیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورے بھی رہے۔ کسی بھی جماعت میں خلیفہ وقت کے دورے یقیناً اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور جماعت کی صلاحیتوں کو مزید صیقل کرتے ہیں۔ خلافت رابعہ کے پاکستان میں قیام تک جماعت کراچی نے یہ فیض حاصل کئے اور تنظیمی اور تربیتی لحاظ سے صف اوّل کی جماعت میں شامل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کراچی کو حضور انور کی خواہش اور ارشادات پر پورا اترنے اور کما حقہ، عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ناروے

پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ، پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات، مہمانوں سے گفتگو اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

27 ستمبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت النصر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ

آج پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نارویجین پارلیمنٹ کے وزٹ کی دعوت دی تھی۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور حکومت کی طرف سے مہیا کردہ VIP گاڑیوں اور پولیس کے خصوصی Escort میں پارلیمنٹ کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ناروے میں پارلیمنٹ کے لئے Storting کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

قریباً بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پارلیمنٹ ہاؤس تشریف آوری ہوئی تو پارلیمنٹ سے باہر ممبر پارلیمنٹ Are Helseth اور ممبر پارلیمنٹ Eldegard نے دیگر ممبر پارلیمنٹ اور چیئر مین NATO کمیٹی Kjell Engebrethseu کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کروایا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ناروے کے بادشاہ کا محل ہے۔

Mr. Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس محل کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ملک، حکومت کو چلانے کا انتظام وزیر اعظم اور پارلیمنٹ کرتی ہے۔ بادشاہ کا اس میں کوئی Active رول نہیں ہوتا۔ جب موصوف ممبر پارلیمنٹ حضور انور کا تعارف کروا رہے تھے تو اس دوران سامنے سڑک اور فٹ پاتھ پر گزرنے والے بہت سے مقامی لوگ اور خواتین کھڑے ہو کر حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھتے رہے اور جب تک حضور انور باہر موجود رہے، یہ لوگ بھی کھڑے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر خواہ کوئی شخص کتنا بھی بڑا عہدہ رکھتا ہو اس کے ساتھ آنے والوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کنٹرول دروازے سے اپنی تلاشی اور سکینگ کروا کر گزریں۔ مگر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جانے والے وفد میں سے کسی ایک کی بھی چیکنگ نہیں کی گئی اور نہ ہی سکینگ ڈور سے گزارا گیا۔ پھر پارلیمنٹ کو وزٹ کرنے والے ہر شخص کو رجسٹر کر کے اس کے نام کا کارڈ جاری کیا جاتا ہے جو وہ نمایاں جگہ پر لگا کر رکھتا ہے جب تک وہ اندر رہتا ہے۔ لیکن اس پراسز سے بھی سارے وفد کو مستثنیٰ کر دیا گیا تھا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ پارلیمنٹ کا وزٹ کروایا گیا۔

ممبر پارلیمنٹ Are Helseth حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ کے مختلف حصوں میں لے گئے۔ وہ ہال جہاں پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ پارلیمنٹ کے کل 169 ممبر ہیں اور اس وقت حکومتی پارٹی کے 89 ممبر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پھر تو اپوزیشن بڑی سخت ہوگی۔ ممبر پارلیمنٹ نے کہا اپوزیشن کافی سخت ہے اور وزیر اعظم کو سخت سوالات کا جواب دینا پڑتا ہے۔

موصوف نے پارلیمنٹ ہاؤس کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس وقت میڈیا اور پریس کے 270 جرنلسٹس پارلیمنٹ کے اجلاسات اور دوسرے مختلف پروگراموں کی Coverage دینے کے لئے پارلیمنٹ سے وابستہ ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے بیٹھنے کے لئے پارلیمنٹ میں مخصوص جگہ ہے۔

پارلیمنٹ کے سٹیج کے پیچھے دیوار پر ایک بہت بڑی تصویر لگوائی گئی ہے۔ جس میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا ہے گویا کسی اجلاس کی صدارت کر رہا ہے۔ اس کے دائیں بائیں کچھ لوگ ہیں اور باقی چند لوگ سامنے بیٹھے ہیں۔

موصوف Helseth نے اس تصویر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ 1814ء میں ناروے کا آئین (Constitution) پہلی بار بنا تھا۔ یہ اس موقع کی ایک تصویر پینٹنگ کی صورت میں تیار کر کے لگوائی گئی ہے۔

ایک ہال میں ناروے کے مختلف بادشاہوں کی تصاویر دیواروں پر آویزاں تھیں۔ اسی طرح ایک ہال میں جن لوگوں نے ناروے کا آئین بنایا تھا ان کی تصاویر آویزاں کی گئی ہیں۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے وزٹ کے دوران ان ہالوں میں ہونے والے پروگراموں اور میٹنگز کا بھی تعارف کروایا۔

حضور انور کے اس سوال پر کہ ان کیمرہ بھی آپ کے اجلاس ہوتے ہیں ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ پارلیمنٹ کے اجلاس تو Open ہوتے ہیں سارا پریس اور میڈیا موجود ہوتا ہے اور Coverage دیتا ہے۔ لیکن کمیٹی کی میٹنگز Open نہیں ہوتیں۔ بند کمرہ میں ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ ہاؤس کی بہت عمدہ طرز تعمیر اور مختلف ہالوں اور کمروں کا اندر سے خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن اور پھر مختلف رنگوں کے امتزاج کی تعریف کی۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ ناروے کی قدیم قوم Vikings جو کشتیاں اور بادبانی جہاز بناتے تھے اور سمندری سفروں میں استعمال کرتے تھے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی چھتوں کے اندرونی حصوں میں اور ستونوں میں ان کی کشتیوں کے ڈیزائن کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ سے ملاقات

ناروے میں پارلیمنٹ کا سپیکر، پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کہلاتا ہے۔ نارویجین پارلیمنٹ کے موجودہ پریذیڈنٹ Mr. Terje Anderson نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پریذیڈنٹ پارلیمنٹ کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ جہاں پریذیڈنٹ نے حضور انور سے ملاقات کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریذیڈنٹ کو جماعت کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کی آمد ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود کا دعویٰ اور جماعت کی مختصر تاریخ بتائی اور بتایا کہ اس وقت دو سو ممالک میں جماعت پھیل چکی ہے اور ہر جگہ ہم امن وسلامتی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے بتایا کہ انسانیت کی قدریں بحال کرنا، اس چیز کی اس زمانہ میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ حضور انور نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ ایک تو بندے کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا، اس کے خالق کی پہچان کروانا اور دوسرے بندوں کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا کہ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ یہی کام جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کر رہی ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے بتایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا میں کیا کچھ کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمت بنی نوع انسان کے بارہ میں بتایا۔

پریذیڈنٹ صاحب نے حضور انور سے دریافت کیا کہ شیعہ اور سنی میں کیا فرق ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے یہ فرق بتایا۔ مسلمانوں کے فرقوں کا بھی ذکر ہوا۔ حضور انور نے بتایا کہ مسلمانوں کے 72 فرقے ہیں جس طرح یہودیوں کے فرقے بنے تھے اور اب بھی ہیں اور جس طرح عیسائیوں میں بھی کئی فرقے بن چکے ہیں۔

پریذیڈنٹ صاحب نے خود اس بات کا ذکر کیا کہ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح آگیا ہے جبکہ یہودی کہتے ہیں کہ نہیں آیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس آخری زمانے میں بھی جس مسیح نے آنا تھا وہ آپ کی ہی دلیل کے مطابق آچکا ہے۔

موصوف پریذیڈنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ نے برٹش پارلیمنٹ میں Money Crisis پر لیکچر دیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا مختلف موضوعات پر وہاں بات کی تھی ان میں Money Crisis کا بھی ذکر آیا تھا۔ اس کی بنیاد انٹرسٹ ریٹ پر ہے۔ اس پر موصوف نے کہا ہمارے ہاں بھی یہی سوال اٹھ رہا ہے۔ انٹرسٹ ریٹ کی وجہ سے ساری دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ قرضے لیتے ہیں اور بعد میں ادا نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا پہلے تیسری دنیا کے بارہ میں یہ تھا کہ انسان قرض لیتا ہے اور ساری زندگی قرضے میں ہی گزارتا ہے اور پھر قرضے میں ہی مرتا ہے اب ترقی یافتہ ممالک میں بھی یہ صورتحال بنتی نظر آرہی ہے۔ اس پر موصوف نے کہا کہ ناروے

میں تو قرضے دے کر مرتے ہیں۔

حضور انور نے آخر پر بتایا کہ مختلف ممالک کے سفر کرتا ہوں، ان ممالک کے صدران، پرائم منسٹرز، اسمبلی کے سپیکرز اور دوسری سرکردہ شخصیات ملتی ہیں اور بڑے اچھے طریق سے، احترام کے ساتھ ملتے ہیں۔

آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنائی۔ حضور انور نے قرآن کریم کا نارویجیئن ترجمہ اور بیت النصر کا کرسٹل کا ماڈل بطور تحفہ دیا۔

یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

کانفرنس روم میں

Reception

بعدازاں ممبر پارلیمنٹ Are Helseth جنہوں نے پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ کروایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس ہال، کانفرنس روم میں لے گئے جہاں وزیراعظم اپنی کابینہ کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے۔

یہاں ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک Reception کا اہتمام کیا تھا۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور کو ناروے تشریف لانے پر خوش آمدید کہا اور حکومت ناروے کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ آج ہمارے لئے خوشی کا موقعہ ہے اور ایک تاریخی موقع ہے کہ خلیفۃ المسیح ہماری پارلیمنٹ میں تشریف لائے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں 22 جولائی 2011ء کو پیش آنے والے سانحہ کا بھی ذکر کیا جس میں 77 نارویجیئن، جن میں بچے، نوجوان، بوڑھے سبھی شامل تھے کو بڑی بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ موصوف نے کہا کہ گو اس سانحہ کے بعض زخم اتنے گہرے ہیں کہ شاید کبھی مندمل نہ ہوسکیں۔ تاہم اس کے باوجود حکومت ناروے کا پختہ ارادہ ہے کہ جمہوری پروگراموں کو جاری رکھے۔ اپنے اس ایڈریس کے آخر پر موصوف ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں ایک سوونیئر بطور تحفہ پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بڑی محبت کے ساتھ یہاں آنے کی دعوت دی اور پھر مجھے پارلیمنٹ کا وزٹ بھی کروایا۔ مجھے پریذیڈنٹ پارلیمنٹ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

ناروے میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کا حضور انور نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے ہی دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتی رہی ہے۔ ہماری کمیونٹی کو بھی مختلف ممالک میں ظلم اور دہشت گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ناروے میں جو چند ماہ قبل دہشت گردی کا واقعہ پیش آیا تھا اور بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ ہم اس پر آپ سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور میں دعا گو ہوں اور اللہ تعالیٰ ان ہلاک ہونے والوں پر اپنا رحم فرمائے اور پیچھے رہ جانے والے ان کے لواحقین کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی تکالیف دور فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف ممبر پارلیمنٹ کو بیت النصر کا کرسٹل کا بنا ہوا سوونیئر پیش کیا۔ اسی طرح اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دیگر ممبران پارلیمنٹ کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور تحفہ یہ سوونیئر عطا فرمائے۔

مہمانوں سے گفتگو

بعدازاں چائے، کافی کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران پارلیمنٹ سے گفتگو فرمائی۔ نارتھ ناروے اور نارتھ پول کے متعلق بھی بات ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ نارتھ ناروے کا بھی ذکر ہوا۔

ممبر پارلیمنٹ Eldegard نے حضور انور کو بتایا کہ لیبر پارٹی نے اپنی سالانہ کانفرنس میں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف قرارداد پاس کی تھی اور اس وقت سے ناروے کی وزارت خارجہ انڈونیشیا کے ساتھ رابطہ رکھے ہوئے ہے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ اس کی کیسے روک تھام کی جائے اور احمدیوں کو سیکیورٹی فراہم کی جائے۔

دوران گفتگو Mr. Are Helseth نے جماعت ناروے کی تعریف کی اور ایک احمدی دوست فواد محمود خان صاحب کے بارہ میں کہا کہ ہم اس سے خوش اور مطمئن ہیں۔ یہ ہماری پارٹی کے لئے بہت وقت دیتا ہے اور کام کرتا ہے اور ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ابھی ابتدائی بنیادی سطح پر کام کر رہے ہیں اس پر ممبر موصوف نے کہا کہ یہ میونسپل کونسلر ہے اور پارٹی کا بھی عہدیدار ہے۔ گزشتہ پارلیمنٹ کے انتخاب میں Nomination لسٹ پر تھا۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے نئی بیت کی تعمیر کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نئی بیت النصر بہت خوبصورت عمارت ہے اور ایئرپورٹ سے آنے والوں کو اور موٹروے پر سفر کرنے والوں کو دور سے نظر آنی شروع ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کا شمار ناروے کی اہم عمارات میں ہونے لگے گا۔

ایک بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد ممبران پارلیمنٹ جو اس تقریب میں موجود تھے۔ انتہائی احترام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر تک چھوڑنے آئے اور الوداع کہنے سے قبل ان سب ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا اور باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے اور گاڑی میں بٹھا کر اور حضور انور کو روانہ کر کے پھر واپس گئے۔

ممبر پارلیمنٹ Are Helseth نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ناروے کی تاریخ میں اور ہماری نیشنل پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ خلیفہ نے ہماری پارلیمنٹ کا وزٹ کیا ہے اور ہمیں اس پر بہت فخر ہے اور اس وزٹ نے پارلیمنٹ کی تاریخ میں ایک نیا اضافہ کر دیا ہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النصر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت النصر تشریف لا کر نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمائش کا معائنہ

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت کے مردانہ ہال کے اوپر گیلری میں قرآن کریم کی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش لجنہ اماء اللہ ناروے نے تیار کی ہے اور اس نمائش کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم میں مذکور انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات اور واقعات کو علامتی شکل میں ایک ماحول پیدا کر کے ظاہر کیا گیا ہے اور پھر اس نبی کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات دایک چارٹ پر درج کر کے آویزاں کی گئی ہیں۔

اس نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ناروے کی جماعتوں Holmlia، حلقہ Noor، Toyen، Bairoon، حلقہ Nasr، Stovner، Klofta اور Lorenskog سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ مجموعی طور پر پینتالیس فیملیز کے 221 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ سکول جانے والے بچوں اور بچیوں نے قلم حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر تشریف لا کر نمازیں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نماز میں حصول حضور

مولوی نظیر حسین دہلوی نے 16 مئی 1902ء کو گورداسپور سے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود سے نماز میں حصول حضور کا طریق دریافت فرمایا۔ اس پر حضرت صاحب نے یہ جواب تحریر فرمایا:۔

''طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنجوقت ہر یک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت میں کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ اے خدائے قادر و ذوالجلال میں گنہگار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہوسکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں اور اپنی زبان میں کریں اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں اور تھک نہ جاویں بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پنجوقت کی نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ گناہ کی باعث دل سخت ہو جاتا ہے۔ ایسا کرو گے تو ایک وقت یہ مراد حاصل ہو جائے گی۔ مگر چاہیئے کہ اپنی موت کو یاد رکھیں۔ آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں اور موت قریب سمجھیں۔ یہی طریق حضور حاصل کرنے کا ہے''۔

(الحکم 24 مئی 1904ء ص2)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی ایک روایت ہے کہ:

اس زمانے کے اعتقاد کے موجب کہ دل کی بات اہل اللہ بتا دیا کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ نماز میں وساوس کس طرح دور ہو سکتے ہیں؟ تقریر کرتے کرتے حضور نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا ایاک نعبد کے تکرار سے اور پھر تقریر جاری رکھی۔ میرا اس وقت آپ پر ایمان ہو گیا۔ (رفقائے احمد جلد چہارم ص135)

مکرم رانا نثار احمد خان صاحب

مسابقت فی الخیرات مومن کا امتیازی نشان ہے

مسابقت فی الخیرات کے معنی ہیں نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا یعنی کہ نیک کام کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنا اور یہی کوشش مومن کا امتیازی نشان ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے ’’اور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ‘‘۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 149)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ ہر شخص کا ایک نہ ایک نصب العین ہوتا ہے جسے وہ اپنے پر مسلط کر لیتا ہے سو تمہارا نصب العین یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ صالح اعمال، وہ نیکیاں، وہ اچھائیاں اور وہ بھلائیاں کیا ہیں جن میں سبقت لے جانے کے عمل کو مومن کا امتیازی نشان کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی جگہوں پر مومنوں سے براہ راست مخاطب ہو کر اُن کی خوبیاں، ان کے اوصاف اور خصوصیات بیان کی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

☆ اے مومنو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 154)

☆ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یعنی کہ اے مومنو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اِس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 173)

☆ اے مومنو! پوری پوری فرمانبرداری اختیار کرو اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو وہ تمہارا کُھلا کُھلا دشمن ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 209)

☆ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اس رزق میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے ہماری راہ میں خرچ کرو۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 255)

☆ اے مومنو! اپنے صدقات احسان جتا کر یا اذیت دے کر اُن لوگوں کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال محض دکھانے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 265)

☆ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر تم واقعی مومن ہو تو جو سود تم نے لوگوں سے ابھی لینا ہے اُس کو چھوڑ دو۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 280)

☆ اے مومنو! صبر سے کام لو۔ کافروں سے بڑھ کر صبر دکھاؤ۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 201)

☆ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور حکام کی اطاعت کرو۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 60)

قرآن کی ان چند آیات کے حوالے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کس کس وصف کا مالک ہوتا ہے تاہم مومن کے اعمال، افعال اور اوصاف کے بارے میں قدرے تفصیل سے قرآن کہتا ہے کہ

مومن کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانے والا نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی کے آگے جھکنے والا نہ ہو۔

خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والا نہ ہو۔ رزق حلال کمانے اور کھانے والا ہو۔ سچ کو شعار بنانے اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والا ہو۔ چوری، مکّاری، بدکاری، قتل اور خیانت سے بچنے والا ہو۔ وعدوں کی پابندی کرنے والا ہو۔ انصاف اور احسان اس کا وطیرہ ہو۔ استقلال اور ثابت قدمی کی خوبی موجود ہو۔ مومن اللہ اور بندوں کا شکرگزار ہو۔ نیکی اپنانے اور نیکی کی تلقین کرنے والا ہو۔ مزاج میں انکساری اور لہجے میں نرمی رکھنے والا ہو۔ نماز اور صبر کے ساتھ خدا کی مدد چاہنے والا ہو۔ غصہ کو دبا کر معاف کرنے کی طاقت رکھنے والا ہو۔

خدا کے دیئے ہوئے مال سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والا ہو۔ بخل اور فضول خرچی سے پرہیز کرنے والا ہو۔

احادیث مبارکہ میں بھی مومن کی انہی خوبیوں کا ذکر ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں رہیں۔

(صحیح بخاری)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی یا فرمایا کہ اپنے پڑوسی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو، کوئی چور چوری نہیں کرتا جبکہ وہ مومن ہو، کوئی شرابی شراب نہیں پیتا جبکہ وہ مومن ہو، توبہ اس کے بعد بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی علامت تین باتیں ہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔

(صحیح بخاری)

ہمیں قرآن اور احادیث کی تعلیم کی روشنی میں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کس قدر مومنانہ خوبیوں کے مالک ہیں اور میدان عمل میں سبقت لے جانے کیلئے کس حد تک کوشاں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہم امام مہدی کو ماننے والے ہیں اور خلافت کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر ہے۔ ہدایت کے سارے وسائل، رہنمائی کے سارے سامان، برکتوں اور دعاؤں کے سارے خزائن ہمیں میسر ہیں اور ہم نے خدا کے وعدے کے مطابق اور خدا کی تائید کے ساتھ دنیا پر حق کو غالب کرنا ہے تو پھر ہمیں ایک نمونہ بننا چاہئے۔ ایمان اور اعمال کے حوالے سے ممتاز ہونا چاہئے قول اور فعل کے حوالے سے فرق نظر آنا چاہئے اور کردار کے حوالے سے امتیازی نشان بننا چاہئے مومن کا یہ اعلیٰ مقام حاصل کرنے کیلئے سب سے پہلی بات یہ کہ ہم صرف خدا سے ڈرنے والے ہوں۔ صرف خدا کی عبادت کرنے والے ہوں اور صرف خدا سے مدد مانگنے والے ہوں۔ ہم رزقِ حلال کمانے اور کھانے والے ہوں۔ ہماری تجارت میں اتنی سچائی اور ایسا انصاف ہو کہ تجارت عبادت نظر آئے۔ ہم تولیں اور ناپیں تو لینے والے کو تسلی ہو کہ پورا تولا اور ناپا گیا ہے ہم بات کریں تو سننے والے کو یقین ہو کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں۔ وعدہ کریں تو دوسرے کو یقین ہو کہ یہ وعدہ پورا ہوگا۔ ہم ہر حال میں صبر اور شکر کرنے والے ہوں ہماری فطرت میں نیکی اور طبیعت میں انکساری ہو۔ ہم کسی بھی حالت میں چوری، زنا، قتل اور خیانت کرنے والے نہ ہوں۔ چغل خوری، عیب جوئی اور غیبت کرنا ہماری عادت نہ ہو کیونکہ قرآن کا یہی تقاضا ہے۔ ایمان کا یہی تقاضا ہے اور آج کے وقت کا یہی تقاضا ہے یہ تقاضے پورے ہوں گے تو نمونے بنیں گے تب مثالیں قائم ہوں گی۔ تب فرق نظر آئے گا اور تب امتیازی نشان بنیں گے اور یہ سب کچھ ممکن ہے۔ یہ ہوسکتا ہے۔ یہ بن سکتا ہے کیونکہ اللہ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی ان سارے نیک اعمال کا عملی نمونہ ہے۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ میں ایسی کئی مثالیں اور نمونے موجود ہیں جو امتیازی نشان بنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی نیکیوں کے حصول میں سبقت لے جانے والے ہوں اور امتیازی نشان بننے والے ہوں۔

(آمین)

عورتوں کو گویا کُرسی پر بٹھا دیا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا کُرسی پر بٹھا دیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا، کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 30)

غزل

میان شور و شر موجود ہوں میں
ابھی بہر سفر موجود ہوں میں

مرے ہونے نہ ہونے سے تجھے کیا
مگر اے بے خبر موجود ہوں میں

نہ ہوتا میں تو کچھ حیرت نہ ہوتی
مگر اے ہمسفر موجود ہوں میں

بہت دن ہو گئے ہیں جیتے جیتے
حیات مختصر موجود ہوں میں

بپا یادوں میں ہنگامے بہت ہیں
اے ہنگامِ سحر موجود ہوں میں

ابھی تو فاصلہ کاٹے کٹے گا
ابھی مت پَر کُتر موجود ہوں میں

زمانہ سے ہوں حد درجہ ہراساں
مگر اتنا نہ ڈر موجود ہوں میں

حیاتِ جاوداں ہر لحظہ حامدؔ
ہے بس حکمِ سفر موجود ہوں میں

حمید المحامد

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

میرے اباجان مکرم چوہدری عبدالقدیر چٹھہ صاحب درویش قادیان

تقسیم ہند کے پُرآشوب زمانہ میں جب احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کو کچھ دیوانوں کی ضرورت تھی جو اپنے تمام دنیاوی کام چھوڑ کر صرف مقامات مقدسہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے رضائے الٰہی کو حاصل کریں تو سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں 313 درویشان کرام نے اپنے آپ کو پیش کیا اور صدق و وفا کا وہ نمونہ دکھایا جس پر تاریخ احمدیت ہمیشہ فخر کرے گی۔

گلشن احمد کے یہ 313 پھول اپنی اپنی عمر طبعی کے مطابق زینت چمن بن کر مرجھاتے چلے گئے۔ گلشن احمد کے ان پھولوں میں ایک پھول میرے پیارے اباجان محترم چوہدری عبدالقدیر چٹھہ صاحب درویش ابن محترم چوہدری سردار خان چٹھہ مرحوم تھے۔ آپ 1927ء میں موہلنکے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ میرے اباجان نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی۔ بعد میں میرے داداجان نے ان کو دینی اور اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے قادیان بھجوا دیا جب آپ کی تعلیم مکمل ہوئی تو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قائم کردہ دفتر ایم۔این سینڈیکیٹ میں بطور اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ خدمت بجالانے لگے۔

میرے اباجان بتایا کرتے تھے کہ وہ ہر سال جولائی کے مہینہ میں گاؤں جاتے تاکہ اپنے والدین اور عزیز و اقارب سے ملاقات ہو جائے۔ حسب معمول جولائی 1947ء میں بھی گاؤں گئے۔ اس وقت آپ کی عمر 20 سال کے قریب تھی۔ میری دادی جان کی بیماری کی وجہ سے آپ کی شادی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم نمبردار موضع چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا سے اسی سال کر دی گئی۔ ابھی شادی کو کچھ دن ہی ہوئے تھے کہ ملک کے حالات خراب ہونے شروع ہو گئے اور ہر طرح کی آمدورفت کے ذرائع جو قادیان جانے کے تھے بند ہو گئے۔ میرے اباجان ہم کو بتایا کرتے تھے کہ جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ ان کا قادیان جانا ناممکن ہو گیا ہے تو ان کو بہت دکھ ہوا اور وہ کہتے تھے کہ میں پوری رات سو نہ سکا۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ مجھے قادیان کی بستی سے عشق کی حد تک پیار تھا اور ہے اور وہ بتاتے تھے خداتعالیٰ نے اپنا بڑا فضل فرمایا اور میری دعاؤں کو سنا اسی عرصہ میں حضرت مصلح موعود نے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کر کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے تحریک فرمائی۔ میں نے فوراً لبیک کہا اور قادیان جانے والے قافلوں میں سے ایک قافلہ میں قادیان پہنچ گیا۔

میری امی جان بتاتی تھیں کہ میری شادی کو ابھی بہت کم عرصہ گزرا تھا کہ تمہارے اباجان مجھے چھوڑ کے قادیان چلے گئے۔ اس کے بعد سات سال میری امی جان نے اکیلے گزارے۔ قادیان کے حالات کچھ بہتر ہونے پر سات سال بعد میری امی جان قادیان آئیں۔ اباجان کی قادیان سے جو عشق کی کیفیت تھی وہ تازندگی رہی۔ مجھے یاد ہے جب بھی ہم سفر پر جاتے تو اباجان کو قادیان جانے کی جلدی ہوتی۔ قادیان پہنچ کر کہا کرتے تھے کہ ''مجھے سکون آ گیا ہے''۔ آخری وقت جب Heart کی تکلیف ہوئی تو آپ ربوہ بیٹے کی شادی کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے۔ میری امی جان بتاتی ہیں کہ جب تکلیف ہوئی تو سب سے پہلے یہ الفاظ کہے کہ ''دعا کرو مجھے یہاں کچھ نہ ہو۔ اگر وقت آ بھی گیا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے قادیان لے جائے''۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا بھی سنی اور بڑی عزت و احترام سے ان کا جنازہ قادیان پہنچ گیا۔

میرے اباجان بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ میرے اباجان صرف نام کے ہی درویش نہ تھے بلکہ حقیقت میں بھی درویش صفت انسان تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی کرنے والے، تہجد گزار، پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرنے والے، کثرت سے درود شریف اور استغفار کرنے والے، خدا پر کامل توکل کرنے والے، کوشش کر کے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے، قرآن کی تلاوت باقاعدہ کرنے والے، نیک فطرت بہت دعاگو، بہت سادہ اور حلیم اور صابر اور عاجز انسان تھے۔ انتہائی مہمان نواز اور بہت نرم دل، بہت محنتی بڑے صاف گو، بڑے ہنس مکھ، بڑے زندہ دل، بہت دیانتدار، امین، معتمد و رازدان، صائب الرائے، بہت سچے، ضرورت مندوں اور رشتہ داروں کا بہت خیال رکھنے والے، بہت نفیس، خوش اخلاق، چھوٹوں بڑوں کی عزت کرنے والے اور سب میں ہردل عزیز تھے۔ آپ اپنی ان اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے غیروں میں بھی بہت مقبول تھے۔ اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس دن میرے اباجان کا جنازہ قادیان میں پہنچا اس دن جہاں ہندو بازار سے کافی لوگ اپنے کام چھوڑ کر جنازہ میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے، وہیں سابق وزیر مکرم سردار ستنام سنگھ باجوہ صاحب بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ اب بھی جب کبھی میں قادیان جاتی ہوں تو پرانے لوگ جو میرے اباجان کو جانتے ہیں ان کی وجہ سے بڑے پیار سے پیش آتے ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کے علاوہ اکثر ہندو سکھ بھی اپنی امانتیں ان کے پاس رکھواتے تھے۔ اس بارہ میں محترمہ بیگم صاحبہ مکرم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر پنجاب آج بھی محترم والد صاحب کا نام لے کر اکثر ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے ان کے پاس کچھ زیور وغیرہ بطور امانت رکھوائے تھے۔ پاکستان سفر پر جانے سے ایک روز قبل وہ امانت والد صاحب نے خود ان کے گھر جا کر واپس کی کہ میں کل پاکستان جا رہا ہوں اس لئے آپ اپنی امانت واپس لے لیں۔ باجوہ صاحب کی بیگم صاحبہ نے کہا کہ آپ واپس آ کر بھی امانت واپس دے سکتے تھے اتنی کیا جلدی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ''بہن جی زندگی کا کیا پتہ ہے۔ اس لئے واپس کرنے آیا ہوں'' اور پھر اس سفر پر جا کر والد صاحب زندہ واپس قادیان نہیں آئے۔

میرے اباجان کی ایک بہت بڑی صفت ضرورت مندوں کا خیال رکھنا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ کبھی دروازے پر کوئی دستک دیتا تو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اور ہم کو بھی اس کی خاص تلقین کرتے۔ خلافت و نظام جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ عقیدت اور محبت میرے اباجان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جماعت کا کوئی کام ہو رات ہو یا دن ہم نے ہمیشہ ان کو تیار دیکھا۔ مجھے یاد ہے کہ کئی دفعہ آدھی رات کو باہر دروازے پر دستک ہوتی اور کسی جماعتی کام کے لئے بلاوا ہوتا تو فوراً دروازے سے لبیک کہتے ہوئے چلے جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ اندر آ کر بتاتے بھی نہ تھے کہ کہیں مجھے دیر نہ ہو جائے اس بات پر کئی دفعہ میری امی جان ناراض بھی ہوتی تو کہتے کہ ''اس بات پر مجھ سے ناراض نہ ہوا کرو۔ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے''۔ جو بھی کام جماعت کا سپرد ہوتا بڑی محنت اور جذبہ کے ساتھ اس کو کرتے۔

میرے اباجان ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک مثالی شوہر اور نہایت ہی شفیق باپ بھی تھے۔ میری امی جان میرے اباجان کی رشتہ میں کزن بھی تھیں آنمحترم نے تازندگی ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھا، بڑے پیار محبت سے ان سے پیش آتے اور بہت مذاق کرتے۔ دونوں کا آپس میں بہت محبت و پیار کا رشتہ تھا۔ اباجان کی وفات کے بعد کئی دفعہ میری امی جان نے بڑے غم بھرے انداز میں میرے اباجان کا ذکر اس طرح کیا کہ ''اگر خدا مجھ کو تمہارے اباجان سے پہلے لے جاتا تو اچھا تھا''۔ میرے اباجان انتہائی شفیق باپ تھے۔ ہم سب بھائی بہنوں سے بہت پیار تھا۔ ہماری ہر چھوٹی چھوٹی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ تربیت کا بڑا خیال رہتا۔ ہر وقت نمازوں اور چندوں کی ادائیگی کی تلقین اٹھتے بیٹھتے کرتے رہتے اور کہتے خلافت و نظام جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے محبت اور عقیدت تمہاری زندگی کا سب سے پہلا کامیابی کا ستون ہے۔ ہم تینوں بھائی بہنوں کی وصیت اپنی زندگی میں ہی کروا دی تھی۔ میرا ایک ہی چھوٹا بھائی چوہدری عبدالواسع چٹھہ ہے جس کو آجکل قادیان میں نائب ناظر امور عامہ اور جماعتی نمائندہ کے طور پر میونسپل کونسلر کے فرائض انجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ جب میرا بھائی چھوٹا تھا تو اکثر میری امی جان کو کہا کرتے تھے کہ ''دعا کیا کرو کہ خدا کرے عبدالواسع زندگی وقف کر دے''۔ خداتعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور خدا کے فضل سے وہ واقف زندگی ہے اور جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

زمانہ درویشی میں میرے اباجان کو تازندگی جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ جو آپ بڑے جذبہ، محنت اور احسن رنگ میں ادا کرتے رہے۔ سب سے پہلے نظارت امور عامہ میں بطور کلرک اور رشتہ ناطہ کے کام آپ کے سپرد ہوئے۔ بعدازاں آپ محاسب صدر انجمن احمدیہ اور افسر لنگر خانہ مقرر ہوئے۔ بعدازاں آپ کو ناظر مال خرچ اور افسر لنگر خانہ کا کام دیا گیا۔ آپ تازندگی اس خدمت کو بجالاتے رہے۔ اسی دوران آپ کو تین سال وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور مکرم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر صاحب مقامی کے باہر جانے کے وقت کئی مرتبہ قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے طور پر خدمت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ اسی طرح قادیان کی مختلف جماعتی جائیدادوں کے حصول اور مختلف اہم امور کے سلسلہ میں مختلف سرکاری محکمہ جات اور وزراء وغیرہ سے جو جماعتی وفود ملتے رہے اس میں بھی والد صاحب کو شامل ہونے کی توفیق ملتی رہی۔

میرے اباجان آخری وقت میں بیٹے کی شادی کے سلسلہ میں پاکستان گئے ہوئے تھے۔ 13/اپریل 1987ء کو شادی کے بعد قادیان واپسی کے سفر پر روانہ ہوتے ہوئے آپ کو Heart Attack ہوا اور آپ اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ قادیان میں مورخہ 14/اپریل 1987ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد جنازہ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تعزیتی تار میں فرمایا کہ ''جماعت ایک شجاع اور مخلص خادم سے محروم ہو گئی''۔ خداتعالیٰ آپ پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں برسائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور خدا کرے ہم سب اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ کے دو بچوں کنزہ مظفر بنت مکرم مظفر احمد بٹ صاحب بعمر ساڑھے آٹھ سال اور جاذب احمد ابن مکرم اعجاز احمد صاحب بعمر 6 سال نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ دونوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 16 ستمبر 2011ء کو بعد نماز جمعہ ہوئی۔ محترم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچوں سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو علم قرآن کا نور اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ پروین اختر ناصر صاحبہ وینکوور کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ملک خرم شہزاد ناصر صاحب وینکوور کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2/اکتوبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ملک ضیان خرم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم نذیر احمد ناصر صاحب کینیڈا کا پوتا اور مکرم ملک زبیر احمد صاحب مینیجر حبیب بینک گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا والا، نیک خادم دین، اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم طارق سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ مکرمہ حمیرا آصف صاحبہ ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار تھیں اب قدرے طبیعت بہتر ہے لیکن کمزوری زیادہ ہوگئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ سلیمہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سلیم بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور ڈینگی بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم سلیم احمد کاشف صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دو بیٹے ڈینگی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ منصورہ بشارت صاحبہ ترکہ مکرم مصلح الدین سعدی صاحب)

۞ مکرمہ منصورہ بشارت صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مصلح الدین سعدی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی رقم مبلغ -/1,28,333 روپے نظارت امور عامہ میں جمع ہے۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

مکرمہ محمودہ سعدی صاحبہ (بیوہ)
مکرم جلال الدین اکبر صاحب (بیٹا)
مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب (بیٹا)
مکرم شہاب الدین سعدی صاحب (بیٹا)
مکرمہ منصورہ بشارت صاحبہ (بیٹی)
مکرمہ منصورہ بشارت صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح 9 تا 2 بجے شام 5 تا 8 بجے
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم (اللہ آپ کے درجات بلند کرے آمین)
رابطہ کلینک: 0333-6568240

احمدی مہاجرین کے لئے کمبلوں لحافوں اور توشکوں کی خاص تحریک

قیام پاکستان کے بعد مشرقی پنجاب سے آنے والے ایک لاکھ احمدیوں میں سے غالب اکثریت ان لوگوں کی تھی جو صرف تن کے کپڑے ہی بچا کر نکل سکے تھے۔ اس تشویشناک صورتحال نے آبادکاری کے انتظام کے بعد جلد ہی ایک خطرناک اور سنگین مسئلہ کھڑا کردیا اور وہ یہ کہ جوں جوں سردی کے ایام قریب آنے لگے ہزاروں ہزار احمدی مرد بچے اور بوڑھے سردی سے نڈھال ہونے لگے۔

سیدنا المصلح الموعود سے اپنے خدام کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ چنانچہ آپ نے مغربی پنجاب کے احمدیوں کے نام پیغام دیا کہ سردی کا موسم سر پر آپہنچا ہے انہیں اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے بستروں کمبلوں اور توشکوں کا فوری انتظام کرنا چاہئے۔ 17/اکتوبر 1943ء کو جاری ہونے والے حضور کے اس پیغام کا مکمل متن حسب ذیل تھا۔

''اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ احمدی مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ جس طرح کتے لاشوں پر جھپٹتے ہیں۔ اسی طرح سکھ جتھوں اور پولیس اور ملٹری نے ان علاقوں کا مال و اسباب لوٹ لیا ہے۔ اکثر تن کے کپڑے بچا کر ہی نکل سکے۔ بستر بہت ہی کم لوگ لا سکے ہیں۔ ہزاروں ہزار بچہ اور عورت سردی سے نڈھال ہو رہا ہے۔ پانچ ہزار آدمی اس وقت صرف ہمارے پاس جودھامل بلڈنگ، دوسری بلڈنگوں اور ان کے ملحقہ میدانوں میں پڑا ہے۔ ان میں سے اکثر قادیان میں سے آئے ہوئے ہیں جن میں سے زیادہ مکانوں اور جائیدادوں والے تھے مگر ان کے مکانوں پر سکھوں نے قبضہ کرلیا ہے اور ان کے گھروں کو سکھوں نے لوٹ لیا ہے۔ قادیان کے رہنے والوں میں چونکہ یہ شوق ہوتا تھا کہ وہ اپنا مکان بنائیں اس لئے عورتوں کے پاس زیور اور مردوں کے پاس روپیہ بہت ہی کم ہوتا تھا۔ اس لئے جب لوگوں کو قادیان چھوڑنا پڑا تو مکان اور اسباب کو سکھوں نے لوٹ لئے اور روپیہ اور زیور ان کے پاس تھا ہی نہیں۔ اکثر بالکل خالی ہاتھ پہنچے ہیں اور اگر جلد ان کے لئے کچھ کپڑے اور رضائیاں وغیرہ مہیا نہ کی گئیں تو ان میں سے اکثر کی موت یقینی ہے۔ اس لئے میں مغربی پنجاب کے تمام شہری، قصباتی اور دیہاتی احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ آج ان کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ دکھانے کا وقت آگیا ہے سوائے ان بستروں کے جن میں وہ سوتے ہیں اور سوائے اتنے کپڑوں کے جو ان کے لئے اشد ضروری ہیں باقی سب بستر اور کپڑے ان لوگوں کی امداد کے لئے دے دیں جو باہر سے آرہے ہیں۔

(الفضل 17/اکتوبر 1947ء ص3)

حضرت مصلح موعود کے اس پُر درد اور اثر انگیز پیغام نے پاکستان کی احمدی جماعتوں پر بجلی کا اثر کیا اور انہوں نے اپنے پناہ گزین بھائیوں کی موسمی ضروریات کو پورا کردینے کی ایسی سرتوڑ کوشش کی کہ انصار مدینہ کی یاد تازہ ہوگئی اور اس طرح حضرت مصلح موعود کی بروقت توجہ سے ہزاروں قیمتی اور معصوم جانیں موسم سرما کی ہلاکت آفرینیوں سے بچ گئیں۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی پہلی سالانہ رپورٹ میں حضور جیسے محسن آقا کے اس لطف و کرم اور شفقت و احسان کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا:

''جماعت کا شیرازہ بکھر چکا تھا اور ہزاروں مرد اور عورتیں اور بچے بے سروسامانی کی حالت میں لاہور میں آکر آستان خلافت پر پڑے تھے۔ سینکڑوں تھے جنہیں تن پوشی کے لئے کپڑوں کی ضرورت تھی اور ہزاروں تھے جن کو خورونوش کی فکر تھی اور سینکڑوں تھے جو صدموں کی تاب نہ لا کر بیمار اور مضمحل ہو رہے تھے۔ مزید برآں موسم سرما بھی قریب آرہا تھا اور ان غریبوں کے پاس سردیوں سے بچنے کا کوئی سامان نہ تھا۔ پھر ان لوگوں کو مختلف مقامات پر آباد کرانے اور ان کی وجہ معاش کے لئے حسب حالات کوئی سامان کرنے کا کام بھی کچھ کم اہمیت نہ رکھتا تھا۔ یہ مشکلات ایسی نہ تھیں جو غیر از جماعت لوگوں پر نہیں آئیں مگر ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا اور ہمارا ایک مونس و غمخوار تھا۔ جب وہ لوگ پراگندہ بھیڑوں کی طرح مارے مارے پھر رہے تھے ہم لوگوں کو آستانۂ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ایک گونہ تسکین قلب حاصل تھی۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے خدام کی تکالیف کو دیکھا اور ان کے مصائب کو سنا اور ہر ممکن ذریعہ سے نہ صرف سلسلہ کی طرف سے بلکہ ذاتی طور بھی ان کی دلجوئی کے سامان کئے۔ اپنے روح پرور کلام سے ان کی ہمتوں کو بڑھایا اور ان کے حوصلوں کو بلند کیا۔ مہاجر غرباء کی تن پوشی کے لئے تحریک کر کے ذی استطاعت اور مخیّر اصحاب سے کپڑے مہیا کرائے اور سلسلہ کے اموال کو بے دریغ خرچ کر کے ان کو فقر و فاقہ کی حالت سے بچایا۔ بیماروں کے لئے ادویات اور ڈاکٹروں کا انتظام کرایا اور لاہور سے باہر جا کر آباد ہونے والوں کے لئے حسب ضرورت زادراہ مہیا کیا اور ان کے گزاروں کے لئے ہر اخلاقی اور مالی امداد فرمائی۔ موسم سرما میں کام آنے والے پارچات مہیا کرائے۔ غرض ہزاروں، لاکھوں برکات اور افضال نازل ہوں اس محبوب اور مقدس آقا پر جس نے ایسے روح فرسا حالات میں اپنے خدام کی دستگیری فرمائی۔ ہمارے دل حضور کے لئے شکر و امتنان کے جذبات سے معمور ہیں لیکن ہماری زبانیں ان جذبات کے اظہار سے عاجز ہیں''۔

(رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ 48-1947ء

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 ستمبر 2011ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سلطانہ حفیظ کھوکھر صاحبہ

مکرمہ سلطانہ حفیظ کھوکھر صاحبہ آف کراچی مورخہ 8 ستمبر 2011ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ لمبا عرصہ یوگنڈا میں مقیم رہیں۔ 1979ء میں یوکے آئیں۔ نیک، سادہ اور دعاگو خاتون تھیں۔ آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ اور دو عمرہ کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد حنیف جواہر صاحب

مکرم محمد حنیف جواہر صاحب آف ماریشس گزشتہ دنوں 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ جماعت ماریشس کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ 15 سال تک صدر جماعت بھی رہے۔ آپ بڑے مخلص، باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب وڑائچ

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب وڑائچ آف سدوکی ضلع گجرات مورخہ 22 اپریل 2011ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ سول انجینئر تھے۔ ادارہ تعمیر مرکزیہ میں خدمت بجالاتے ہوئے انہیں ربوہ میں سوئمنگ پول، لجنہ ہال، بیوت الحمد اور توسیع بیت مبارک کے منصوبوں کے علاوہ قادیان کے مختلف پراجیکٹس پر بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل کے خسر اور مکرم امین الرحمٰن صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کے چچا تھے۔

مکرمہ طاہرہ ملک صاحبہ

مکرمہ طاہرہ ملک صاحبہ آف ویلنشیا ٹاؤن لاہور مورخہ 27 اگست 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت ملک ظہور الدین صاحب دھرم کوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ نے لجنہ ربوہ کے شعبہ تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پائی اور بہترین کارکردگی پر سند امتیاز اور سند خوشنودی بھی حاصل کیں۔ نہایت غریب پرور اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ غالیہ ندرت صاحبہ

مکرمہ غالیہ ندرت صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرؤف صاحب ڈیرہ غازی خان مورخہ 2 ستمبر 2011ء کو 34 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ نیک، ملنسار اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں والدہ اور میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ذکیہ بی بی صاحبہ

مکرمہ ذکیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ 5 اگست 2011ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ ان کے بیٹے مکرم ارشد محمود صاحب اسلام آباد یوکے میں جماعتی خدمت بجالارہے ہیں۔

مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ

مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمود احمد صاحب مرحوم لاہور مورخہ 30 جولائی 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ نے لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ساہیوال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد یحییٰ خان صاحب (شہید لاہور) کی بھابھی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

بندش بجلی

مورخہ 18، 22 اور 31 اکتوبر 2011ء کو چناب نگر فیڈر بعض کاموں کی وجہ سے صبح 9 تا 2 بجے تک بند رہے گا۔ جس کی وجہ سے بجلی کی رو معطل رہے گی اور درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ دارالیمن، باب الابواب، دارالصدر، دارالفتوح، فیکٹری ایریا، دارالرحمت، دارالبرکات ناصر آباد اور نصیر آباد۔

(ایس ڈی او فیسکو سب ڈویژن ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:36

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت

پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

عزیز شال ہاؤس

کارخانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد فون: 041-2623495-2604424

سنہری موقع

چیمہ مارکیٹ میں ربوہ کا مشہور چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت

السید شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ

0321-7706973
047-6215373

چھوٹے بچوں کے امراض

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک گلی عامر کریانہ سٹور 0344-7801578

ضرورت سٹاف

میٹرک پاس لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے۔

ایسی بچیاں جو نرسنگ کا کام سیکھنا چاہتی ہیں رابطہ کریں۔

مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

0476213944,0476214499

ڈینگو بخار کا علاج

بخار کے دوران

1- GHP-451GH قطرے قیمت/130 روپے

2- AHS-51 گولیاں قیمت/30 روپے 25 گرام

جب بخار نہ ہو یا بخار سے محفوظ رہنے کیلئے

3- AHS: 51 گولیاں قیمت/30 روپے 25 گرام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ

PH:047-6211399,6212399,6212217

FR-10

گھریلو سامان برائے فروخت

گھریلو سامان نیز کار، اے سی اور جنریٹر وغیرہ برائے فروخت کرنا مقصود ہے۔

نزد بیت الکرامہ رابطہ نمبر: 047-6213821

تبدیلی جگہ کیور یوسیل پوائنٹ

کیور یوسیل پوائنٹ گولبازار سے کالج روڈ اقصیٰ چوک منتقل ہو گیا ہے جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات کی خریداری کیلئے احباب نئی جگہ پر تشریف لاویں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

کالج روڈ ربوہ فون: 047-6213156

ضرورت ملازمین

شعبہ دواسازی کیلئے ملازمین کی ضرورت ہے

رابطہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

047-6211538

سٹار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

مغل بینکویٹ ہال

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317